بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

روزنامہ — قادیان

رجسٹرڈ نمبر ال ۳۵۱

ایڈیٹر: غلام نبی

یوم سہ شنبہ

جلد ۳۰ | ۲۲ ماہ وفا ۱۳۲۱ ہش | ۸ ماہ رجب ۱۳۶۱ھ | ۲۲ ماہ جولائی سنہ ۱۹۴۲ء | نمبر ۱۶۸

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۰ ماہ وفا ۱۳۲۱ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز معہ اہل بیت و خدام کل ساڑھے گیارہ بجے رات بذریعہ موٹر لاہور سے واپس تشریف لے آئے۔

آج چھ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو بواسیر کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

روزنامہ الفضل قادیان — ۸ ماہ رجب ۱۳۶۱ھ

مسلمانوں کے جذبات کی صحیح ترجمانی

اخبار "زمزم" کی رائے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے فرمائی

مصر کی حدود میں جنگ کی آگ کے داخل ہونے اور روز بروز شدت اختیار کرتے جانے پر جہاں مصر کا ملک خطرہ میں پڑ گیا ہے وہاں جنگ اس مقدس سرزمین کے بھی بالکل قریب پہونچ چکی ہے جس میں مسلمانوں کے نہایت ہی مقدس مقامات مکہ معظمہ، اور مدینہ منورہ واقعہ ہیں۔ اس خطرہ کو محسوس کرتے ہوئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ کے دل میں جو درد اور کرب پیدا ہوا۔ اس کا اظہار حضور نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں کرتے ہوئے فرمایا:۔

"مصر کے ساتھ ہی وُہ مقدس سرزمین شروع ہو جاتی ہے جس کا ذرہ ذرہ ہمیں اپنی جانوں سے عزیز ہے۔ نہر سویز کے اِدھر آتے ہی آج کل کے سفر کے سامانوں کو مدنظر رکھتے ہوئے چند روز کی مسافت کے فاصلہ پر ہی وُہ مقدس مقام ہے۔ جہاں ہمارے آقا کا مبارک وجود لیٹا ہے۔ جس کی گلیوں میں محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے پائے مبارک پڑا کرتے تھے۔ جس کے منبروں میں آپ کے والا و شیدا اللہ تعالیٰ کے فضل کے نیچے میٹھی نیند سو رہے ہیں۔ اس دن کی انتظار میں کہ جب صور پھونکا جائے گا۔ وُہ لبیک کہتے ہوئے اپنے رب کے حضور حاضر ہو جائیں گے۔ دو اڑھائی سو میل کے فاصلہ پر وُہ وادی ہے جس میں وُہ گھر ہے۔ جسے ہم خدا کا گھر کہتے ہیں، اور جس کی طرف دن میں کم سے کم پانچ بار منہ کر کے ہم نماز پڑھتے ہیں، اور جس کی زیارت اور حج کے لئے جاتے ہیں۔ جو دین کے ستونوں میں سے ایک بڑا ستون ہے یہ مقدس مقام صرف چند سو میل کے فاصلہ پر ہے۔ اور آج کل موٹروں اور ٹینکوں کی رفتار کے لحاظ سے چار پانچ دن کی مسافت سے زیادہ فاصلہ نہیں۔ اور ان کی حفاظت کا کوئی سامان نہیں۔ وہاں جو حکومت ہے اس کے پاس نہ ٹینک ہیں، نہ ہوائی جہاز اور نہ ہی حفاظت کا کوئی اور سامان۔ کھلے دروازوں اسلام کا خزانہ پڑا ہے، بلکہ یوں کہنا چاہیئے، کہ دیواریں بھی نہیں ہیں اور جوں جوں دشمن ان مقامات کے قریب پہونچتا ہے۔ ایک مسلمان کا دل لرز جاتا ہے کانپ اٹھتا ہے۔ کہ نہ معلوم کل کو کیا ہوگا"

ان حالات کے مقابلہ میں مسلمانوں کی جو حالت ہے۔ اس کا نہایت ہی دردناک نقشہ کھینچتے ہوئے حضور نے فرمایا:۔

"یہ مقامات روز بروز جنگ کے قریب آ رہے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کی کسی مشیت اور اپنے گناہوں کی شامت کی وجہ سے ہم بالکل بے بس ہیں۔ اور کوئی ذریعہ ان کی حفاظت کا اختیار نہیں کر سکتے۔ ادنےٰ ترین بات جو انسان کے اختیار میں ہوتی ہے۔ یہ ہے۔ کہ اس کے آگے پیچھے کھڑے ہو کر جان دے دے۔ مگر ہم تو یہ بھی نہیں کر سکتے"

اس معذوری اور مجبوری کی صورت میں پھر کیا کرنا چاہیئے۔ اس کے متعلق حضور نے فرمایا:۔

"اس خطرناک وقت میں صرف ایک ہی ذریعہ باقی ہے۔ اور وُہ یہ کہ اللہ تعالےٰ کے حضور دُعا کریں۔ کہ وُہ جنگ کو ان مقامات مقدسہ سے زیادہ سے زیادہ دُور لے جائے، اور اپنے فضل سے ان کی حفاظت فرمائے وُہ خدا جس نے ابرہہ کی تباہی کے لئے آسمان سے وبا بھیجی تھی۔ اب بھی طاقت رکھتا ہے۔ کہ ہر ایسے دشمن کو جس کے ہاتھوں سے اس کے مقدس مقامات اور شعائر کو کوئی گزند پہونچ سکے۔ کچل دے"

غرض اسلام کے مقامات مقدسہ کے متعلق جو خطرہ اور ان کی حفاظت کی جو فکر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو لاحق ہوئی۔ اور جس کے متعلق حضور نے نہایت مؤثر اور مخلصانہ پیرایہ میں غیرت اسلامی اور اپنے دردِ دل کا اظہار فرمایا۔ اس کا احرار کے اخبار "زمزم" (۱۹ جولائی) نے بھی اعتراف کیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"موجودہ حالات میں خلیفہ صاحب نے مصر اور حجاز مقدس کے لئے اسلامی غیرت کا جو ثبوت دیا ہے۔ وُہ یقیناً قابل قدر ہے۔ اور انہوں نے اس غیرت کا اظہار کر کے مسلمانوں کے جذبات کی صحیح ترجمانی کی ہے"

نیز لکھا ہے۔ "زمزم معترف ہے۔ کہ مقدس مقامات کی طرف سے خلیفہ صاحب کا اندیشہ بالکل ٹھیک بجا ہے"

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے محض خدا کے فضل سے جس غیرت اسلامی اور مسلمانوں کے جذبات کی صحیح ترجمانی کا حق ادا فرمایا۔ اور جس کا اعتراف "زمزم" کئے بغیر نہیں رہ سکا۔ اور کوئی شخص بھی تعصب اور جنبہ داری کے مرض سے پاک ہو کر اس کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اس لحاظ سے "زمزم" قابل تعریف ہے کہ اس نے جو خوبی دیکھی۔ اسے بلا خوف لومۃ لائم اظہار کرنے سے دریغ نہیں کیا۔ مگر حقیقت حال یہ ہے کہ ہم بھی نہیں رک سکتے۔ "زمزم" نے جہاں خطبہ کے اس حصہ کے متعلق بے تعصبی کا اظہار کیا۔ وہاں خطبہ کے دُوسرے حصوں کے متعلق اپنے دل کی عدم صفائی کا اظہار کئے بغیر بھی نہیں رہ سکا۔

حضرت امیر المومنین کا یہ معرکۃ الآراء خطبہ زبان انگریزی ترجمہ ہو کر کئی روز سے پریس میں پہونچ چکا ہے جو عنقریب شائع ہونے والا ہے۔ جو دوست اس اہم کام میں حصہ لینا چاہیں۔ وُہ اپنی امداد محاسب صاحب کے نام جلد سے جلد بھجوا دیں اور جن انگریز صاحبان کے نام یہ خطبہ بھجوانا چاہیں۔ ان کے پتے صاف خط میں تحریر کریں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ۔

لیکن اس میں ہم اسے ایک حد تک معذور بھی سمجھتے ہیں۔ کہ ایک مدت کی انگریز دشمنی کی آنکھوں پر چڑھی ہوئی پٹی جلد نہیں اتر سکتی۔ اگر وہ آنکھوں سے کسی وقت اترتی ہے۔ تو بھی نظر چندھیائی سی رہتی ہے مثلاً بلا تحقیق اس شبہ کا اظہار کر دیا۔ کہ "ہم یہ تو نہیں کہہ سکتے۔ کہ اگر مصر اور حجاز پر محوری طاقتوں کی بجائے اتحادیوں کی یلغار ہوتی۔ تو خلیفہ صاحب کا یہ جوش ایمانی اس وقت کیا صورت اختیار کرتا"۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ گزشتہ جنگ عظیم میں جب ترکی اتحادیوں کے خلاف لڑ رہا تھا۔ اور مقامات مقدسہ اتحادیوں کی زد میں تھے۔ اس وقت بھی صرف حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہی کی ذات تھی جس نے یہ جوش اسلامی ظاہر کیا۔ اور مقامات مقدسہ کا پورا پورا احترام کرنے کی طرف برطانیہ کو پُر زور الفاظ میں توجہ دلائی۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے مقامات مقدسہ جنگ کے اثرات سے بالکل محفوظ رہے۔ آج بھی حضور نے ہی اس بارے میں غیرت اسلامی کا اظہار فرمایا اور مسلمانوں کے جذبات کی صحیح ترجمانی کی ہے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

فوجی بھرتی کے متعلق ضروری اعلان

لائل پور شیخوپورہ وغیرہ اضلاع کی جماعتیں احمدیہ کمپنی کی بھرتی کی طرف فوری توجہ کریں۔ اس سے قبل نہ صرف "الفضل" کے ذریعہ سے بلکہ خط و کتابت کے ذریعہ سے بھی مقامی جماعتوں کو اطلاع دی جا چکی ہے۔ کہ مورخہ ۲۸ جولائی کو شیخوپورہ میں اور ۲۹، ۳۰ جولائی کو لائل پور میں معہ ریکروٹنگ سٹاف کے صاحبزادہ کیپٹن مرزا شریف احمد صاحب احمدیہ کمپنی نمبر ۲ کے قیام کے لئے بھرتی کرنے کی غرض سے تشریف لائیں گے۔ مقامی کارکنوں اور دیگر احباب کو چاہیئے۔ کہ اپنے اپنے علاقہ سے قابل بھرتی نوجوان مقام بھرتی پر لے آئیں۔ اب سہ بارہ احباب کو اس اعلان کے ذریعہ یاد دہانی کراتا ہوں۔ علاوہ ازیں میری طرف سے مولوی ظہور الحسن صاحب، ماسٹر فضل داد صاحب، مولوی بشیر احمد صاحب مولوی فاضل مولوی ناصر الدین صاحب مذکورہ بالا علاقوں میں مذکورہ بالا غرض کے لئے ۲۱ جولائی کو ۲½ بجے کی گاڑی قادیان سے روانہ ہوں گے۔ اور میں بھی انشاء اللہ پہلی فرصت میں بعض اہم جماعتوں میں اس غرض سے آنے والا ہوں۔ تاکہ صاحبزادہ صاحب کے آنے سے قبل معتد بہ نفری بھرتی کے لئے تیار رہے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ ان ضلعوں سے ہی انشاء اللہ باقی ماندہ ⅓ حصہ احمدیہ کمپنی ۲ مکمل ہو جائیگا۔ جو خطبات پے درپے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فوجی خدمت میں منسلک ہونے کے لئے احباب کو متی طلب کرتے ہوئے دیئے ہیں۔ ان سے بڑھ کر اور کوئی مؤثر تحریک نہیں ہو سکتی۔ مقامی کارکنوں کا فرض ہے کہ حضور کے خطبات کے مضامین تمام احباب تک پہونچا دیں۔ یہ کم از کم ذمہ واری ہے۔ جس کو ہر مقامی کارکن آسانی کے ساتھ ادا کر سکتا ہے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ اس فریضۂ تبلیغ میں کارکنوں سے کوتاہی نہ ہوگی: ناظر امور خارجہ

ادیب عالم اور ادیب فاضل میں کامیابی

خان بہادر شیخ رحمت اللہ صاحب ایم۔ بی۔ ای کی دو لڑکیوں ناصرہ بیگم اور محمودہ بیگم نے امسال ادیب عالم کا امتحان پاس کیا ہے۔ نیز حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کی لڑکی ناصرہ بیگم نے ادیب فاضل کا امتحان پاس کیا ہے۔ مبارک ہو:

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جماعت احمدیہ کے افراد کو بعض ضروری نصائح

"ہر ایک شخص اپنے بھائی سے بکمال ہمدردی و محبت پیش آئے۔ اور حقیقی بھائیوں سے بڑھ کر اس کی قدر کرے۔ ان سے جلد صلح کر لیوے۔ اور دلی غبار کو دور کر دیوے اور صاف باطن ہو جائے۔ اور ہرگز ایک ذرہ کینہ اور بغض ان سے نہ رکھے۔ لیکن اگر کوئی عمداً ان شرائط کی خلاف ورزی کرے۔ جو اشتہار ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء میں مندرج ہیں۔ اور اپنی بیباکانہ حرکات سے باز نہ آوے۔ تو وہ اس سلسلہ سے خارج شمار کیا جائے گا۔ یہ سلسلہ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ متقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے۔ تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے۔ اور ان کا اتفاق اسلام کے لئے برکت و عظمت و نتائج خیر کا موجب ہو۔ اور وہ ببرکت کلمہ واحدہ پر متفق ہونے کے پاک و مقدس خدمات میں جلد کام آسکیں۔ اور ایک کاہل اور بخیل و بے مصرف مسلمان نہ ہوں۔ اور نہ ان نالائق لوگوں کی طرح جنہوں نے اپنے تفرقہ و نااتفاقی کی وجہ سے اسلام کو سخت نقصان پہنچایا ہے۔ اور اس کے خوبصورت چہرہ کو اپنی فاسقانہ حالتوں سے داغ لگایا ہے"۔ (الحکم ۱۰ اپریل ۱۹۰۲ء)

تحریک جدید کی اہمیت کے پیش نظر گھر کے برتن فروخت کر دیئے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے حضور میاں غلام حیدر صاحب زرگر ریز سوک کلاں سے لکھتے ہیں۔ خاکسار اپنا اپنی اہلیہ کا آٹھ سالہ چندہ ادا کرنے کے علاوہ اپنے مرحوم والدین کی طرف سے بھی دس سالہ چندہ ادا کر چکا ہے۔ الحمد للہ۔ یہ سب حضور کی دعاؤں کی برکت ہے۔ ورنہ ایک ایسے انسان کے لئے جو اپنا اور اپنے اہل و عیال کا پیٹ روزانہ مزدوری کر کے پالتا ہو اتنا بوجھ اٹھانے کی کہاں طاقت ہو سکتی ہے۔ حضور کے خادم کے دل میں یہ خواہش اور تڑپ بھی تھی۔ کہ اللہ تعالیٰ تحریک جدید کے جہاد میں میرے ساتھ میرے تینوں بچوں کو بھی شامل کر دے اسی لئے حضور سے دعا کی عرض کرتا رہتا تھا۔ اور خاکسار تھوڑی تھوڑی رقم بچا کر امانت میں جمع کرتا جاتا تھا۔ اس نیت اور ارادے سے کہ جس وقت تینوں بچوں کی طرف سے دس دس سال کی رقم ۵۳/۱ دس سالہ فی بچہ کے حساب سے ۱۵۹ روپے ہوئے حضور میں پیش کر دونگا۔ اسی اثناء میں حضور کا ایک خطبہ پڑھا۔ دل نے کہا کہ ابھی یہ رقم ادا ہونی چاہیئے۔ مگر امانت میں رقم پوری نہ تھی۔ اور نہ بظاہر پورا کرنے کی اس وقت کوئی سبیل تھی۔ خاکسار نے اپنی اہلیہ سے مشورہ کیا۔ تو انہوں نے مشورہ دیا۔ کہ گھر کے تانبے وغیرہ کے برتن دیگچے۔ دیگچیاں۔ تھالیاں اور گلاس وغیرہ فروخت کر دیئے جائیں۔ اس پر عمل کیا گیا۔ رقم پوری ہو گئی۔ یہ سب کچھ حضور کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ اب حضور کی خدمت میں درخواست ہے کہ ۱۵۹ روپے دس دس سال کا چندہ محمد بشیر نذیر بیگم اور خورشید بیگم صاحبہ کی طرف سے امانت سے لینا منظور فرمائیں۔ حضور دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ حضور کے ہر فرمان پر لبیک کہنے کی توفیق بخشے۔

وہ دوست جو تحریک جدید کی قربانیوں میں حصہ نہیں لے رہے۔ اس لئے کہ ان کی آمد اتنی قلیل ہے۔ کہ اخراجات کے لئے کافی نہیں وہ ایک مزدوری کرنے والے دوست کی مثال سے فائدہ اٹھائیں جو اپنا اپنی اہلیہ مرحوم والدین اور تین بچوں کی طرف سے اب تک ۹/۱۴۱۴ ادا کر چکا ہے پس جو دوست اب تک کسی نہ کسی وجہ سے شامل نہیں ہو سکے۔ اور وہ اب کچھ نہ کچھ آمد پیدا کر رہے ہیں۔ وہ سال اول سے سال ہشتم تک کا وعدہ کر کے اب بھی شامل ہو سکتے ہیں۔ ان کو کوئی روک نہیں۔ رقم وہ قسط وار بھی ادا کر سکتے ہیں۔ جو دوست شامل ہیں وہ آٹھویں سال کے وعدہ کی رقم کم سے کم ۳۱ جولائی

"شرائط بیعت" "حدیث النبی" کے امتحان میں ہر احمدی بچہ کو شامل ہونا چاہیئے۔
(مہتمم اطفال)

اعلان نکاح } برادرم مولوی محمود احمد صاحب مولوی فاضل کا نکاح ۱۴ جولائی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنے اہل سے سلوک

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالے نے تمام دُنیا کے لئے نمونہ قرار دیا ہے اور اُنہی اعمال کو مقبول اور انہی اقوال کو پسندیدہ قرار دیا ہے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اعمال اور آپ کے اقوال کے مطابق ہوں گویا آپ کا وجود ایک محک اور معیار ہے جس کے ذریعہ ایک کھری اور کھوٹی چیز پرکھی جا سکتی ہے۔ اگر انسان کو اپنے کسی عمل یا قول کے متعلق یہ شبہ ہو۔ کہ وُہ خدا تعالے کے منشاء کے مطابق ہے۔ یا نہیں۔ تو اس شبہ کے ازالہ کا ایک ہی طریق ہے۔ اور وہ یہ کہ وُہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اعمال پر نظر دوڑائے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اقوال کو احادیث کی کتابوں میں دیکھے اگر اس کا قول وفعل اُن کے مطابق ہو۔ تو اسے تسلی رکھنی چاہیئے۔ کہ وُہ خلاف منشاء باری تعالے نہیں ہو سکتا۔ اور اگر خلاف ہے تو اسے اپنے اس عمل سے توبہ کرنی چاہیئے اور اپنی زبان کو بھی ہر قسم کی ناشائستگی سے بچانا چاہیئے۔ کیونکہ خدا تعالے یہ فیصلہ کر چکا ہے۔ کہ انہی اعمال کو قبول کرے گا۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اعمال کے مطابق ہوں گے۔ اور انہی اقوال کو پسندیدہ سمجھیگا۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اقوال کے مطابق ہوں گے۔ پس چونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تمام دُنیا کے لئے اسوہ اور نمونہ ہیں۔ اس لئے ہمیں اپنے خانگی معاملات کے متعلق بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے طریق عمل کو دیکھنا چاہیئے۔ کہ وُہ کیسا ہے۔ اگر ہمارا اپنے اہل سے سلوک رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس سلوک کے مشابہ ہو۔ جو آپ اپنے اہل سے فرمایا کرتے تھے۔ تو ہمارے لئے خوشی کا مقام ہے لیکن اگر ہمارے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے طریق عمل میں بہت بڑا فرق ہو۔ تو ہمیں اپنی حالت پر آنسو بہانے چاہئیں۔ کہ ہم دعوے تو یہ کرتے ہیں۔ کہ ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیرو ہیں۔ مگر ہم اپنی عملی حالت میں اُس راستہ کے بالکل خلاف چل رہے ہیں جس پر آپ ہمیں چلانا چاہتے ہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنے اہل سے کیسا سلوک تھا۔ اس کا پتہ ان احادیث سے لگ سکتا ہے۔ ایک صحابی روایت کرتے ہیں۔ میں نے حضرت عایشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے دریافت کیا۔ کہ ما کان النبی صلے اللہ علیہ وسلم یصنع فی البیت کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گھر میں کیا کیا کرتے تھے انہوں نے جواب دیا۔ کان فی مھنۃ اھلہ فاذا سمع الاذان خرج (بخاری جلد ۳ کتاب النفقات باب خدمۃ الرجل فی اھلہ صفحہ ۱۹۲) کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ازواج مطہرات کے خانگی کاموں میں ان کا ہاتھ بٹایا کرتے تھے۔ مگر جب اذان کی آواز سنتے تو سب کام کاج چھوڑ کر فوراً نماز کے لئے تشریف لے جاتے۔ غور فرمایئے۔ وُہ شخص جو افضل الرسل ہے۔ جو ایک طاقتور قوم کا مسلم لیڈر ہے جس نے لاکھوں بندگان خدا کے قلوب کو مسخر کیا ہوا ہے جس کی غلامی کو دُنیا کے بادشاہ بھی اپنے لئے باعث فخر سمجھتے ہیں۔ وُہ عظیم الشان اور مقدس انسان اپنی بیویوں کو خانگی امور میں اپنے ہاتھ سے مدد دیتا ہے۔ دوسری حدیث میں یہ الفاظ آتے ہیں۔ کہ کان فی مھنۃ اھلہ فاذا حضرت الصلوٰۃ قام الی الصلوٰۃ (بخاری جلد ۴ کتاب الادب باب کیف یکون الرجل فی اھلہ صفحہ ۳۹) کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر میں اپنی بیویوں کے ساتھ مل کر گھر کا کام کیا کرتے تھے۔ مگر جب نماز کا وقت آجاتا۔ تو سب کاموں کو بالائے طاق رکھ کر نماز کے لئے تشریف لے جاتے۔ یہ وُہ نمونہ ہے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے سامنے پیش فرمایا۔ اور جس میں دیدہ بینا رکھنے والے کے لئے بہت بڑے سبق پنہاں ہیں ٭

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ ماجدہ بچپن میں ہی وفات پا گئی تھیں۔ اس وجہ سے یہ معلوم نہیں ہو سکتا۔ کہ اگر آپ کی والدہ محترمہ زندہ ہوتیں۔ تو آپ ان سے کیسا شاندار سلوک فرماتے۔ لیکن قدرت نے آپ کے اس حسن سلوک کا ثبوت ایک اور رنگ میں مہیا فرما دیا۔ اور وُہ اس طرح کہ ایک صحابی کہتے ہیں۔ کنت جالساً مع النبی صلے اللہ علیہ وسلم اذ اقبلت امراۃ فبسط النبی صلے اللہ علیہ وسلم رداءہ حتی قعدت علیھا۔ فلما ذھبت قیل ھذہ ارضعت النبی صلے اللہ علیہ وسلم (مشکوٰۃ کتاب النکاح فی المباشرۃ) کہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت میں بیٹھا ہوا تھا۔ کہ ایک عورت آئی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے نہایت ہی اعزاز کے ساتھ اپنی ردائے مبارک بچھا دی۔ جس پر وُہ بیٹھ گئی۔ تھوڑی دیر کے بعد جب وُہ چلی گئی۔ تو دریافت کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ یہ وُہ عورت تھی۔ جس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بچپن میں دُودھ پلایا تھا ٭

دوسری حدیث میں آتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اسے دیکھتے ہی کھڑے ہو گئے۔ اور امی امی کہنے لگ گئے۔ کہ میری والدہ آگئی۔ میری والدہ آگئی۔ یہ سلوک جو آپ نے اپنی رضاعی والدہ سے کیا بتاتا ہے۔ کہ آپ اپنے دل میں عورت کا کس قدر احترام رکھتے۔ اور اس کا مناسب اعزاز کرنا کیسا ضروری سمجھتے تھے

حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ انھا کانت مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی سفر قالت فسابقتہ فسبقتہ علی رجلی فلما حملت اللحم سابقتہ فسبقنی قال ھذہ بتلک السبقۃ (مشکوٰۃ کتاب النکاح باب عشرۃ النسا) کہ ایک سفر میں میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھی۔ کہ راستہ میں ہم نے آپس میں دوڑ کا مقابلہ کیا۔ جس میں میں آگے بڑھ گئی۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد جب میرا بدن بھاری ہو گیا۔ تو پھر ہم نے آپس میں دوڑ کا مقابلہ کیا۔ جس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آگے نکل گئے۔ اس پر آپ نے فرمایا۔ یہ اُس دن کا بدلہ ہے ٭

حضرت خدیجہ رض جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ میں ہی وفات پا گئی تھیں۔ اُن کے متعلق حدیثوں میں ذکر آتا ہے۔ کہ اُن کی وفات کے بعد ہمیشہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کا ذکر فرمایا کرتے۔ اور بعض دفعہ جب کوئی بکری ذبح فرماتے۔ تو اس کا گوشت ہدیۃً حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کو بھی بھیجتے (مسلم جلد ۲۔ باب فضائل خدیجہ ام المومنین صفحہ ۳۳۳) پھر آتا ہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں ما غرتُ علی نساء النبی صلے اللہ علیہ وسلم الا علی خدیجۃ وانی لم ادرکھا قالت وکان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا ذبح الشاۃ یقول ارسلوا الی اصدقاء خدیجۃ قالت فاغضبتہ یوماً فقلت خدیجۃ قالت فقال انی رزقت حبھا۔ بخاری میں آتا ہے۔ حضرت عایشہ رض نے فرمایا۔ ما غرت علی امراۃ لرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کما غرت علی خدیجۃ لکثرۃ ذکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایاھا وثناءہ علیھا (بخاری جلد ۳ کتاب النکاح باب غیرۃ النساء ووجدھن صفحہ ۱۷۷) یعنی مجھے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بیویوں میں سے کبھی کسی پر رشک نہیں آیا۔ سوائے حضرت خدیجہ کے۔ کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم حضرت خدیجہ کا بہت ہی ذکر کیا کرتے تھے۔ اور ان کی بڑی تعریف فرمایا کرتے تھے۔ میں نے ایک دفعہ کہا بھی کہ آپ بار بار حضرت خدیجہ کا ذکر کیوں کرتے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا۔ عائشہ رض تمہیں معلوم نہیں۔ میرے دل میں اللہ تعالے نے اس کی محبت ڈالدی ہے۔ آپ کی عادت تھی۔ کہ جب کبھی بکری ذبح فرماتے۔ تو اس کا گوشت ہدیۃً حضرت خدیجہ رض کی تمام سہیلیوں کو بھیجا کرتے تھے.

غور فرمائیں۔ کیا ہی پاک نمونہ ہے۔ جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلے آلہ وسلم نے پیش فرمایا۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

عموماً لوگوں کو مونہہ دیکھے کی الفت ہوتی ہے۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت خدیجہؓ کی وفات کے بعد بھی ہمیشہ انہیں یاد رکھا اور ان کی تعریف کی۔ یہ وہ نمونہ ہے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پیش فرمایا۔ اور جس میں امت محمدیہ کے لئے یہ سبق پنہاں ہے۔ کہ اس کے افراد کو بھی اپنے اہل سے ایسا ہی سلوک کرنا چاہیئے۔ مگر افسوس کہ موجودہ زمانہ میں جہاں اور سینکڑوں امور میں مسلمانوں نے تعلیم اسلام کو بھلا دیا۔ وہاں انہوں نے عاشروھن بالمعروف کے حکم کو بھی نظر انداز کر دیا۔ اور عورت کو ذلیل سمجھنے لگ گئے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ وہ خود بھی ہر شعبۂ زندگی میں ذلیل ہو گئے۔ انہی نقائص کو دور کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا ہے۔ اور آپ نے بھی یہی تعلیم دنیا کو دی ہے۔ کہ عورتوں سے نیک سلوک کرنا چاہیئے۔ اور اپنی اہلی زندگی کو جنتی زندگی کا نمونہ بنانا چاہیئے۔ جو لوگ اس تعلیم پر عمل کر رہے ہیں۔ انہیں اور زیادہ عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور جو ابھی تک اس پہلو سے غافل ہیں۔ انہیں اپنی غفلت کو دور کرنا چاہیئے اور جس کو خدا نے عزت دی ہے۔ اسے ذلت کی نظر سے دیکھ کر اپنے لئے ذلت کے اسباب مہیا نہیں کرنے چاہئیں ؛

ایک ضروری اعلان

تشخیص بجٹ ۴۳-۱۹۴۲ء کے متعلق کئی مرتبہ اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ عہدہ داران جماعت اپنی اپنی جماعت کا بجٹ فارم پُر کر کے جلد مرکز میں بھجوا دیں۔ اس غرض کے لئے مئی ۱۹۴۲ء کے آخر تک مدت مقرر کی گئی تھی۔ مگر افسوس ہے کہ مکمل ایک ماہ مزید گزر جانے کے باوجود کئی جماعتوں کی طرف سے بجٹ فارم موصول نہیں ہوئے۔ لہٰذا بذریعہ اعلان ہذا جولائی کے آخر تک مہلت دی جاتی ہے۔ تمام عہدہ داران کو چاہیئے کہ اس عرصہ میں اپنی اپنی جماعتوں کا بجٹ تشخیص کر کے مرکز میں بھجوا دیں۔ اگر اس مہلت سے فائدہ نہ اٹھایا گیا۔ تو دفتر ہذا ایسی جماعتوں کا بجٹ خود تجویز کر لیگا اور وہی بقایا درج کر لیا جائیگا۔ جو دفتر کے ریکارڈ پر موجود ہے۔ اس کے بعد اس کی ادائیگی کی ذمہ داری جماعت پر ہو گی نیز تمام انسپکٹران بیت المال کو چاہیئے

تعلیم و تربیت

اسلام میں غیبت کی ممانعت

اسلام کی تعلیم کے کسی پہلو کو لے لیں۔ یہ بات واضح طور پر نظر آئے گی کہ وہ دنیا میں محبت اور امن و پیار کا مذہب اور اخوت و یگانگت کا علمبردار ہے۔ بنی نوع انسان میں لڑائی جھگڑا۔ جنگ و جدل فساد بدامنی بغض و کینہ اور عداوت پیدا کرنے والی ہر بات سے اس نے روک دیا ہے اور ان چیزوں میں اضافہ کرنے والی باتوں پر زور دیا ہے۔ اگر لوگ ان اصول کو پیش نظر رکھیں۔ تو ہم دعوے سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ دنیا کی اکثر تلخیاں اور تمدن و معاشرت کی بہت سی پیچیدگیاں اور پریشانیاں رفع ہو سکتی ہیں۔ اور مختلف انسانوں میں جو ناگواری اور کشمکش رہتی ہے وہ بہت جلد ختم ہو سکتی ہے۔ اسی ضمن میں اسلام کے ایک حکم کو آج پیش کیا جاتا ہے۔ اور وہ غیبت کی ممانعت ہے غیبت کے معنی ہیں کسی شخص کی پیٹھ پیچھے اس کے متعلق ایسی باتیں کرنا جو اس کے لئے وجہ ملال اور باعث دلآزاری ہو سکتی ہوں فرض کرو کسی شخص کے حسب و نسب جسمانی بناوٹ یا اخلاق و عادات میں کوئی نقص ہے۔ اور اسے اس کی عدم موجودگی میں دوسروں کے سامنے بیان کیا جائے تو یہ غیبت ہے۔ اور اگر کسی کی طرف کوئی ایسا عیب یا نقص بیان کیا جائے۔ جو واقعہ میں اس کے اندر موجود نہیں۔ تو یہ تہمت اور بہتان ہے۔ جو غیبت سے بھی زیادہ بُرا اور خطرناک ہے بعض لوگ اپنی غیبت گوئی کی بدعادت پر پردہ ڈالنے کے لئے یہ بھی کہہ دیا کرتے ہیں۔ کہ ہم یہ بات فلاں شخص کے مونہہ پر بھی کہنے کو تیار ہیں۔ مگر اس سے غیبت کا گناہ کم نہیں ہو جاتا۔ اور اس کی شناعت میں کمی نہیں آسکتی۔ کیونکہ کسی کے سامنے اس کی دلآزاری کرنا کوئی نیکی نہیں ؛

غیبت ایک ایسی بُری عادت ہے۔ جس سے ایک دوسرے کے خلاف جذبات نفرت پیدا ہوتے۔ اور قلوب میں کینہ و بغض بڑھتا ہے۔ اور فساد پھیلتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اسلام نے سختی سے اسکی ممانعت کی ہے کیونکہ غیبت کا دروازہ کھلا رہنے سے انسانی تمدن و معاشرت میں ناقابل برداشت تلخی اور بدمزگی پیدا ہو جاتی ہے اس کے علاوہ غیبت کرنا خود ایسا کرنے والے کے اعتماد اور وقار کو بھی نقصان پہونچانے والی بات ہے کیونکہ اگر کسی صاحب عقل و فہم کے سامنے ایک شخص اپنے کسی دوست یا آشنا کی بدگوئی یا عیب جوئی کرتا ہے۔ تو وہ سمجھے گا۔ کہ یہ قابل اعتماد آدمی نہیں۔ اور جس طرح یہ دوسرے دوستوں کے عیوب و نقائص یا کمزوریوں کو میرے سامنے بیان کرتا ہے۔ اسی طرح میری بھی ان سے بیان کرتا ہوگا۔ اور اس طرح غیبت کرنے والا خود دوسروں کے سامنے آپ بھی ذلیل ہوتا ہے۔ اور دوسروں کو بھی کرتا ہے۔

غرضکہ یہ نہائت درجہ قبیح اور خطرناک عادت ہے۔ اور اس کی بُرائی کا اندازہ اس سے بھی ہو سکتا ہے۔ کہ قرآن کریم نے اسے بہت بڑا عیب بیان کیا ہے فرمایا لایغتب بعضکم بعضاً ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا فکرھتموہ۔ گویا اپنے کسی بھائی کی غیبت کرنا ایسا خلاف انسانیت فعل ہے جیسا اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھانا۔ قرآن کریم کے ان الفاظ میں گویا اس امر کی وضاحت کی گئی ہے۔ کہ جس طرح مردہ بھائی کا گوشت نوچ نوچ کر کھانا انسانیت کے خلاف حرکت ہے۔ اسی طرح غیبت کو سمجھنا چاہیئے۔ اس کے علاوہ اور بھی کئی مقامات پر قرآن کریم نے اس کی مذمت بیان فرمائی ہے۔ جیسا کہ فرمایا لاتلمزوا انفسکم۔ ویل لکل ھمزۃ ؛

احادیث میں بھی اس امر کی مذمت بکثرت بیان کی گئی ہے۔ درمنثور میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا الغیبۃ اشد من الزنا یعنی غیبت کو زنا سے بھی زیادہ سنگین جرم سمجھنا چاہیئے۔ الترغیب والترھیب میں ہے۔ کہ قیامت کے روز بعض لوگ اپنے اعمال ناموں میں ایسی نیکیاں درج پائیں گے۔ جو انہوں نے نہیں کیں۔ وہ خدا تعالےٰ سے یہ عرض کریں گے۔ تو وہ فرمائے گا۔ کہ یہ وہ نیکیاں ہیں جو ان لوگوں نے کیں۔ جو تمہاری غیبت کرتے تھے۔ اور اس طرح ان کے غیبت کے نتیجہ میں ان کی نیکیاں کاٹ کر تمہارے نام لکھ دی گئیں ؛

ایک دفعہ حضرت سلیمان بن جابرؓ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عرض کیا۔ کہ مجھے کوئی نصیحت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا ان تلقی اخاک ببشر حسن فان ادبر فلا تغتابہ۔ یعنی جب اپنے کسی بھائی سے ملو تو خندہ پیشانی سے ملو۔ اور اس کی غیبت ہرگز نہ کرو۔ پھر فرمایا من ستر علیٰ مومن عورتہ ستر اللہ عورتہ یوم القیامۃ یعنی جو شخص اپنے بھائی کے عیوب کو چھپاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کے عیوب کو چھپائے گا۔ اسی طرح ایک اور حدیث میں ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا لایغتب بعضکم بعضاً فتھلکوا۔ یعنی کوئی شخص کسی کی غیبت نہ کرے۔ ورنہ ہلاک ہو جائیگا اور بھی ایسے ارشادات ہیں۔ جن میں اس کی سخت مذمت بیان ہوئی ہے۔

افسوس ہے کہ آج مسلمانوں میں جہاں اور عیوب بکثرت پائے جاتے ہیں۔ وہاں یہ بھی بہت ترقی پر ہے۔ حتیٰ کہ بڑے بڑے علماء اور واعظ بھی اس مرض سے خالی نہیں۔ بلکہ اپنے وعظوں اور لیکچروں میں غیبت سے کام لیتے۔ اور دوسروں کے نقائص علی الاعلان بیان کرتے ہیں۔ اور عوام میں اس مرض کے زیادہ پھیلنے کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے۔ کہ علماء کو اس پر اس قدر بیباک دیکھ کر عام لوگ بھی اس کا شکار ہو جاتے ہیں لیکن ان لوگوں کو آج کسی مامور کی راہنمائی نصیب نہیں۔ جس نے از سر نو ان کو سیدھا اور صحیح راستہ دکھایا۔ اور براہ راست اسلام کے احکام کی پیروی کے ساتھ اپنا عملی نمونہ بھی ان کے سامنے رکھا ہو۔ اس لئے وہ ایک حد تک معذور بھی ہیں۔ لیکن جماعت احمدیہ جو اس نعمت سے سرفراز ہے۔ اس کے کسی فرد میں یہ بات

Digitized By Khilafat Library Rabwah

خانقاہوں پر گانیوالی عورتوں کا گانا روکنے کا بل

(اقتباس)

جناب پیر اکبر علی صاحب ایم۔ ایل۔ اے کی تقریریں

کچھ عرصہ ہوا اخبارات میں پنجاب اسمبلی کے مذکورہ بالا بل کے متعلق بحث کے دوران میں جناب پیر اکبر علی صاحب ایم۔ ایل۔ اے کی تقاریر کو پڑھے سنے بغیر پنجاب کے اردو اخبارات نے بالکل غلط اور بے بنیاد بیانات اُن کی طرف منسوب کر کے تمسخر و استہزا کیا۔ انہی غلط بیانات سے متأثر ہو کر روزنامہ الفضل میں بھی یہ لکھا گیا۔ کہ اگر جناب پیر صاحب نے اسمبلی میں اس بل کی مخالفت کی ہے۔ تو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ وہ اسمبلی میں نہ تو احمدیوں کے ووٹوں سے گئے۔ اور نہ جماعت احمدیہ کے نمائندے ہیں۔ حالانکہ احمدی ہر جگہ احمدی ہے۔ اور کسی جگہ بھی وہ شریعت اسلام کے خلاف اپنی رائے ظاہر کرنے کا مجاز نہیں۔ اور جناب پیر صاحب کے متعلق تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ایک خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا تھا۔ کہ احرار اپنے تئیں نو کروڑ مسلمانوں کا نمائندہ قرار دیتے ہیں۔ اور ہماری تعداد چھپن ہزار (۵۶۰۰۰) بتاتے ہیں۔ نو کروڑ مسلمانوں کی نمائندگی کا ادعا کرنے والے گروہ کا بھی پنجاب اسمبلی میں ایک ہی نمائندہ منتخب ہوا۔ اور جنہیں چھپن ہزار بتایا جا رہا ہے۔ ان کا بھی ایک نمائندہ کامیاب ہوا۔ اس صورت میں اللہ تعالےٰ نے احرار کے مقابلے میں ہمارا پلڑا بھاری رکھا پس حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ جناب پیر اکبر علی صاحب کو قطع نظر اس کے کہ ان کے ووٹرز کون ہیں۔ اپنی جماعت کا نمائندہ تسلیم فرما چکے ہیں۔ اور حقیقت یہی ہے۔ کہ احمدیہ جماعت میں شامل ہو کر کسی فرد کا یہ حق نہیں۔ کہ وہ خیال کرے کہ میں جو چاہوں گا۔ کر دوں گا۔ اور جو چاہوں گا کہوں گا۔ اس پر اسلام کے ان مقدس احکام اور قوانین کی پابندی لازم ہو جاتی ہے۔ جو اس کی حرکات و سکنات کو منضبط کرنے کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔ پس کسی مخلص احمدی کی طرف یہ کنایہ منسوب کرنا کہ فلاں رائے جو خلاف احکام اسلام اس نے دی۔ اس وقت وہ ہماری جماعت کا نمائندہ نہیں تھا۔ ہمیں بری الذمہ نہیں ٹھہرا سکتا۔ بلکہ ہمارا فرض نظام جماعت کو ملحوظ رکھتے ہوئے یہ ہونا چاہیئے۔ کہ ہم جماعتی نظام کے مطابق تحقیق کریں۔ اور اگر غلطی یا ناواقفیت کی بنا پر کسی رائے کا اظہار ہوا ہو۔ تو بجائے نمائندگی اور فردیت جماعت کا انکار کرنے کے تنبیہ اور علمی تنقید سے کام لیا جائے۔ جناب پیر صاحب کو روزنامہ الفضل سے بجا طور پر یہ شکوہ ہے۔ کہ ان کی اصل تقاریر کا مطالعہ کئے بغیر ان کے متعلق اظہار رائے کر دیا گیا۔ انہوں نے مجھے بتایا ہے۔ کہ اٹھارہ بیس برس کے طویل عرصہ میں اسمبلی میں ان کی تمام تقاریر میں سے کوئی ایک بات بھی خلاف شریعت اور تعلیم اسلام کے منافی پیش نہیں کی جا سکتی۔ اور وہ ہمیشہ سے اس ضمن میں خاص احتیاط سے کام لیتے ہیں۔ مذکورہ بل کے متعلق جناب پیر صاحب کی تقاریر کے متعلق بعض ہندو مسلم اخبارات نے بالکل غلط اور بے بنیاد امور ان کی طرف منسوب کر کے جماعت احمدیہ کو نشانہ اعتراضات بنایا۔ حضرت پیر صاحب علی العموم اس قسم کی خرافات لکھنے والوں کو ناقابل التفات سمجھتے ہیں۔ لیکن ان کی اس شرافت سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے بعض ہندو اخبارات نے اخلاق و شرافت کو بالائے طاق رکھ کر بالکل بے بنیاد امور ان کی طرف منسوب کئے۔ ان میں سے بعض حد سے تجاوز کرنے والے منہ پھٹ ہندو اخبارات کے متعلق جناب پیر صاحب موصوف مناسب کارروائی فرما رہے ہیں۔ اخبار "الفضل" نے بھی اخبار "اہلحدیث" کے اعتراض کا جواب دیتے ہوئے جناب پیر صاحب کے متعلق غیر ذمہ وارانہ رنگ میں اظہار رائے کیا۔ اس لئے مناسب سمجھا گیا۔ کہ ناظرین الفضل پر اس ضمن میں اصل حقیقت واضح کر دی جائے۔

جناب پیر صاحب کی تقریریں پنجاب اسمبلی کے گزٹ میں شائع ہو چکی ہیں۔ ان مطبوعہ تقاریر کا خلاصہ مختصر الفاظ میں اظہار حقیقت کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ شروع شروع میں جب یہ بل پیش ہوا۔ تو اس کا عنوان تھا۔ عورتیں مقدس مقامات پر آلات موسیقی کے ساتھ نہ گا سکیں گویا آلات موسیقی کے بغیر گا سکیں گی۔ صرف باجے وغیرہ کے ساتھ گانا ممنوع ہوگا۔ جناب پیر صاحب کی تقریروں کا فوری طور پر یہ اثر ہوا۔ کہ بل کا عنوان بدل دیا گیا۔ اور عورتوں کے گانے کی مطلقاً ممانعت کا عنوان پیش کیا گیا۔ حضرت پیر صاحب نے اس بل پر ان الفاظ میں جرح فرمائی۔

(۱) اوقاف کے متعلق پنجاب اسمبلی کو کوئی قانون بنانے کا حق حاصل نہیں۔ چونکہ مقدس مقامات صرف پنجاب میں ہی نہیں۔ اس لئے اوقاف کے متعلق مرکزی اسمبلی میں قانون پیش ہونے چاہئیں تاکہ تمام ملک میں اس کا یکساں اثر ہو۔ (۲) گانا اسلام میں مرد و عورت دونوں کے لئے منع ہے صرف عورتوں کی ممانعت کا کیوں سوال اٹھایا گیا؟ (۳) وقف کے متعلق قانون یہ ہے۔ کہ متولی سے مشورہ لیا جائے۔ متولیان اوقاف سے مشورہ نہ لینے کی وجہ سے قانونِ وقف کو اس بل کے ذریعہ ناقص بنایا جا رہا ہے۔ (۴) میں عورتوں کے گانے کے جواز کا ہرگز قائل نہیں۔ اور نہ ہی میں خلاف شرع اسلام موسیقی کے ساتھ گانے سنتا ہوں خواہ عورتوں کے ہوں یا مردوں کے میں راگ اور موسیقی کو جائز نہیں سمجھتا اگر اس بل کا عنوان یوں ہوتا۔ کہ موسیقی کے متعلق اسلامی قانون پر عمل کیا جائے۔ تو مجھے ہرگز کوئی اعتراض نہ ہوتا۔ مجھے تو اس بات پر اعتراض ہے۔ کہ ایک قانون خود بنا کر اسے مذہب اسلام کی طرف کیوں منسوب کیا جائے

(۵) گانے والی عورتیں بھی اپنے خیال کے مطابق اپنے تئیں بعض اعتقادات کی پابند سمجھتی ہیں یہ چیز اسلامی حکومت کے وقت سے منع نہیں مسلمان بادشاہوں نے تو اسے روکا نہیں۔ اب انگریزی قانون آپ لوگوں کے ذریعے سے اسے روک رہا ہے۔ ہمارے فیروز پور میں لوگ بیٹے تعزیہ نکالتے ہیں اور تین میل تک لے جاتے ہیں۔ اور واپسی پر اُلٹے پاؤں تین میل چل کر آتے ہیں۔ اور اس کی طرف پیٹھ نہیں کرتے۔ وہ لوگ اسی میں اپنی نجات سمجھتے ہیں۔ لیکن کون عقلمند ہے۔ جو اس امر میں اپنی نجات سمجھے۔ مگر آپ لوگ انہیں اس امر سے کیسے روک سکتے ہیں۔

میری رائے میں مذہبی اعتقادات سے متعلقہ امور کے متعلق پنجاب اسمبلی کو دخل نہیں دینا چاہیئے۔ یہ ایک غلط راہ ہے۔ جو انجام کار ہمارے لئے مضرت رساں ہوگی۔ آج اس ہاؤس میں ہماری اکثریت ہے۔ ہو سکتا ہے۔ کبھی ہماری اقلیت ہو جائے۔ اور اس وقت کی حکومت کہے۔ کہ اذان سے ہمیں تکلیف ہوتی ہے۔ اس لئے قانون بننا چاہیئے۔ کہ اذان پر فلاں فلاں پابندیاں لگا دی جائیں۔

(۶) میں اس بل کی اصولی رنگ میں مخالفت کر رہا ہوں۔ ورنہ گانے سننے کا نہ مجھے شوق ہے۔ اور نہ میں سنتا ہوں۔ اصولاً میں نہیں چاہتا۔ کہ پنجاب اسمبلی اسلام کے متعلق خود ایک قانون وضع کر کے نافذ کرے۔ یہ چیز صریحاً مداخلت فی الدین ہے۔ ہاں اسلام کے جاری فرمودہ قوانین کو اپنی اصلی صورت میں اگر رائج کیا جائے۔ تو درست ہے۔ لیکن اس قانون میں تو صرف عورتوں کے گانے کی ممانعت کا سوال درپیش ہے۔ حالانکہ اسلام میں موسیقی کے قواعد کے مطابق عورت اور مرد کسی کے لئے بھی گانا جائز نہیں۔ یہ نہ سمجھا جائے کہ میں ان مقامات میں موسیقی کا حامی ہوں۔ یا جائز قرار دیتا ہوں۔ میں بار بار کہتا ہوں کہ موسیقی اسلامی شرع کے مطابق میرے نزدیک ہرگز جائز نہیں

حبوب کیپاب

آپ کا دل دھڑکتا ہے۔ اٹھا نہیں جاتا۔ لیٹے رہنے کو دل کرتا ہے۔ ذرا چلنے سے سانس پھول جاتا ہے۔ اگر اس کا سبب طبیعت یا جگر کی خرابی ہے تو "شفا کن" استعمال کریں۔ اگر طبیعت یا سبب نہیں بلکہ اعصابی کمزوری یا خون کی کمی ہے۔ تو حبوب کیپاب استعمال کریں۔ قیمت یکصد قرص عہ

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمتِ خلق قادیان پنجاب

Digitized By Khilafat Library Rabwah

لیکن میں اس بات پر زور دینا چاہتا ہوں۔ کہ پنجاب گورنمنٹ ایسے امر میں جو سارے ملک سے تعلق رکھتا ہے۔ دخل نہ دے۔ نیز اگر یہ بل واسطے عامہ کے لئے نشر کیا جاتا۔ تو پھر بھی اعتراض کی ضرورت نہ رہتی۔ آپ لوگوں میں مفتی کون ہے۔ جو اسلامی امور کے متعلق فتنا دے جاری کر رہے ہیں۔ اس امر کے متعلق تمام مفتیوں سے استفسار ضروری تھا۔

میری اس حق گوئی کی وجہ سے بعض لوگ میری ذات کو اعتراضات کا نشانہ بنائیں گے۔ اور استہزاء کریں گے۔ لیکن مجھے اس بات کی پروا نہیں۔ میں مکرر یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ میرے نزدیک راگ ہو یا موسیقی ہمیشہ اور ہر جگہ خواہ مرد کا ہو یا عورت کا شرعاً گناہ ہے۔ لیکن اس قانون کے تو یہ معنے ہیں۔ کہ گانا بجانا صرف مقبروں میں عورتوں کے لئے ہی ناجائز ہے۔ اور مردوں کے لئے وہاں یہ امر جائز ہے۔ اگر اسلامی قانون کا احترام ہوتا۔ تو مرد اور عورت دونوں کا گانا بموجب احکام اسلام ناجائز قرار دیا جاتا۔ اس قانون سے یہ ظاہر ہوگا۔ کہ گویا مسلم اوقاف میں تو راگ اور موسیقی ناجائز ہے۔ اور ہر جگہ جائز ہے۔ میرے نزدیک اس بل کا لفظ لفظ خلاف شرع اسلام ہے۔ اور اس قسم کے قوانین کا پاس کرنا صریحاً مداخلت فی الدین ہے۔

یہ ہے خلاصہ مضمون حضرت پیر اکبر علی صاحب کی تقاریر کا جو پنجاب اسمبلی کے گزٹ میں انگریزی میں شائع ہو چکی ہیں۔ حضرت پیر صاحب موصوف کی تقریر کے بعد آنریبل وزیر اعظم حکومت پنجاب نے فرمایا۔ کہ میں جناب پیر صاحب کی تقریر کے لفظ لفظ کے ساتھ متفق ہوں۔ لیکن اردو پریس نے بلا تحقیق اور تقاریر کا مطالعہ کئے بغیر حضرت پیر صاحب موصوف کے خلاف طوفان بے تمیزی برپا کر دیا۔ صحیفہ نگاری ایک اہم ذمہ دارانہ فرض ہے۔ افسوس ہے۔ کہ ہمارے ملک کے مدیران جرائد اپنے فرائض ادا کرنے میں ناگفتہ بہ سہل انگاری اور لاپرواہی سے کام لیتے ہیں۔

خاکسار مبارک احمد خان امین آبادی۔

احمدی مبلغین بھدرک میں

۲۸ر جون کو احمدی مبلغین کا وفد شام کو بھدرک میں پہنچا۔ بعد نماز مغرب حضرت مولوی راجیکی صاحب نے تربیت پر مؤثر تقریر فرمائی

۲۹ر کی صبح کو پھر فاضل راجیکی نے قرآن کریم کا درس دیا۔ یہ درس قریباً ۳ گھنٹے تک جاری رہا۔ اسی روز مہاشہ محمد عمر صاحب اور گیانی عباد اللہ صاحب جماعت کے معزز دوستوں کے ساتھ ایک مہنت صاحب سے جو یہاں گدی کے مالک ہیں ملنے گئے۔ مہنت صاحب نے فرمایا کہ مجھے افسوس ہے۔ کہ میں ایک ضروری کام کیلئے باہر جا رہا ہوں۔ آپ کے جلسہ میں شامل نہیں ہو سکتا۔ میں تو آپ لوگوں کا بڑی دیر سے انتظار کر رہا تھا۔ لیکن میری بدقسمتی ہے کہ آپ جب تشریف لائے تو ایک ضروری کام کے لئے جا رہا ہوں۔ جب ہم واپس آئے۔ تو مہنت صاحب نے ہمارے ایک دوست سے کہا۔ میں اپنی بدقسمتی سے اس جلسہ میں شامل نہیں ہو سکتا یہ پانچ روپے میری طرف سے جلسہ میں دان قبول فرمائیں

غیر احمدیوں کا ایک وفد

مبلغین کی آمد کی خبر سنکر شہر کے چند ایک غیر احمدی اپنے بعض اعتراضات حل کرنے کیلئے آئے۔ پہلے مولوی محمد سلیم صاحب نے ان کیساتھ قریباً ۲ گھنٹہ تک سلسلہ کے مختلف مسائل پر گفتگو کی اس کے بعد حضرت راجیکی صاحب نے قریباً ½ گھنٹہ تبلیغ کی۔

رات کی تقاریر

رات کو جماعت کی طرف سے ایک جلسہ کا انتظام کیا گیا جس کے لئے شہر میں منادی کرائی گئی۔ اس جلسہ میں سب سے پہلے مولوی محمد سلیم صاحب نے عقائد احمدیت پر ایک گھنٹہ تک تقریر فرمائی۔ اس کے بعد مہاشہ محمد عمر صاحب نے بھگوان کرشن قادیانی کی صداقت پر لیکچر دیا۔ جسمیں آپنے ہندو کتب کے مختلف حوالجات سے ثابت کیا کہ یہی وقت حضرت کرشن کے آنے کا ہے۔ اسکے بعد گیانی عباد اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت از روئے سکھ دھرم پر تقریر فرمائی جسمیں آپنے مختلف حوالجات سے ثابت کیا۔ کہ سکھ دھرم کے مطابق وہ تمام پیشگوئیاں پوری ہوگئیں۔ جنکو حضرت بابا نانک رح نے آنے والے اوتار کی نشانیاں بتایا اسکے بعد حضرت فاضل راجیکی صاحب نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر لمبی تقریر فرمائی۔ جلسہ میں مسلمانوں کے علاوہ ہندو معززین بھی شامل تھے۔

دوسرے دن ایک ہیڈ ماسٹر صاحب کی درخواست پر مولوی محمد سلیم صاحب اور گیانی عباد اللہ صاحب ان کے مکان پر گئے۔ اور ایک گھنٹہ گفتگو کی۔

اسی دن ایک نوجوان غیر احمدی اپنے بعض سیاسی و مذہبی شکوک کے ازالہ کے لئے آیا اور بڑی دیر تک مولوی محمد سلیم صاحب اور حضرت فاضل راجیکی صاحب سے گفتگو کرتا رہا۔

۲ر جولائی کو جماعت احمدیہ بھدرک کی طرف سے یہاں کے مشہور مندر کے احاطہ میں جلسہ کرنے کا انتظام کیا گیا۔ منادی کے علاوہ اشتہارات بھی چھپوا کر تقسیم کئے گئے۔ اگرچہ بوندا باندی تھی۔ لیکن خدا کے فضل سے کثرت سے لوگ شامل ہوئے۔ جلسہ کے صدر ایک معزز ہندو پنڈت پرملا دچندر کاویہ تیرتھ تھے۔ قریشی محمد حنیف صاحب نے قرآن کریم کی تلاوت کی اور نظم پڑھی۔ اس کے بعد مہاشہ محمد عمر صاحب نے ہندی میں بعنوان "اسلام کا پیغام ہندو جاتی کے نام" تقریر فرمائی۔ آپ نے دوران تقریر میں فرمایا۔ اسوقت ملک میں بے چینی پھیلی ہوئی ہے۔ اور لوگ گھبرائے ہوئے ہیں۔ لیکن اسلام نے ایسے اصول بیان فرمائے ہیں۔ جن پر عمل کرکے ہم امن اور شانتی پیدا کر سکتے ہیں۔ مہاشہ صاحب اپنے لیکچر کے دوران میں جب منتر پڑھتے تو ان کا خاص اثر ہندوؤں پر ہوتا۔ اس ضمن میں آپنے "پیغام صلح" کی تعلیم کی وضاحت پیش کی۔ اسکے بعد عباد اللہ صاحب گیانی نے "بابا نانک رح اور اتحاد اقوام" پر ایک مؤثر تقریر فرمائی۔ جسمیں آپنے مختلف حوالجات سے ثابت کیا۔ کہ لڑائی ایک دوسرے کی زبان نہ سمجھنے کی وجہ سے ہے اگر ساری اقوام ایک دوسرے کی مذہبی کتابوں کا مطالعہ کریں۔

حیاتین یہ گولیاں بدہضمی کو دور کرتی ہیں بھوک کو بڑہاتی ہیں جنکو کھانا کھانیکے بعد اپھارہ۔ گڑگڑاہٹ گرانی بتلی اور درد وغیرہ کی تکلیف رہتی ہو۔ ان گولیوں کے استعمال سے دور ہو جاتی ہے۔ یہ معدہ اور انتڑیوں کے امراض نیز ہیضہ۔ اسہال۔ قے اور پیچش کے لئے مفید ہیں۔ بلغمی کھانسی۔ نزلہ زکام اور دمہ کو نافع ہیں۔

قیمت ایک روپیہ کی ۳۲ گولیاں

طبیہ عجائب گھر قادیان

ذیابطیس

بڑی موذی مرض ہے۔ طاقت کو گھن کی طرح کھا جاتی ہے۔

سفوف ذیابطیس

اس کا حتمی علاج ہے۔ یہ دوا خون اور پیشاب دونوں کی شکر کو تلف کرتی اور دل گردہ اور معدہ کو طاقت دیتی ہے ایک دفعہ تجربہ کرکے دیکھیں۔

قیمت ۱۵ خوراک ۱۲ عہ

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان (پنجاب)

آنریبل ڈاکٹر سر محمد ظفر اللہ خانصاحب

کے سی ایس آئی انڈین ایجنٹ جنرل متعینہ چین تحریر فرماتے ہیں

"میرے بائیں بازو کا پھوڑا جو میں نے آپکو دکھایا تھا مجھے پچھلے دو سال سے تکلیف دے رہا تھا میں نے اس پر کئی ایک دوائیں برتیں لیکن سب بے فائدہ میں بمسرت کہتا ہوں کہ "دلروز" کی دو چھوٹی شیشیوں نے اسکو بالکل اچھا کر دیا جس کیلئے میں آپ کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں" (ترجمہ از انگریزی)

دلروز بغیر اپریشن ڈریسنگ اور نہانے کی ممانعت کے ہر قسم کے پھوڑے پھنسی ناسور بھگندر داد کھجلی گلٹی چنبل چنڈی مسہ مہاسہ کو ہمیشہ کیلئے نیست و نابود کر دیتی ہے قیمت عہ

حکیم طاہر الدین اینڈ سنز دلروز والا فیروزپور روڈ لاہور

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ضروری اطلاع

"الفضل" کے جن خریدار اصحاب کا چندہ ۲۰ اگست ۱۹۴۲ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ اُن کے اسمائے گرامی "الفضل" کے شمارہ ۱۶۵ (مورخہ ۱۸ جولائی) میں شائع ہو چکے ہیں۔ احباب اُن میں اپنا نام دیکھ کر جلد سے جلد رقم بذریعہ منی آرڈر ارسال کرنے کی کوشش فرماویں۔ ہم ۱۲ اگست تک رقوم کا انتظار کریں گے۔ اور وی۔ پی رد کرنے کی اطلاع کی تعمیل بھی اسی تاریخ تک ہو سکے گی۔ کیونکہ جو اصحاب نہ رقم ارسال فرمائیں گے اور نہ وی۔ پی رد کرنے کی اطلاع دیں گے۔ اُن کے نام ۱۲ اگست کو وی۔ پی ارسال کر دیئے جائیں گے۔

ہماری پے در پے التجاؤں کے باوجود بعض دوست ہر ماہ ۱۵ ایسے نکل آتے ہیں۔ جو وی۔ پی واپس کر دیتے ہیں۔ ہم احباب پر واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ وی۔ پی واپس کر دینے کا طریق نہایت نقصان دہ ہے۔ اور اپنے قومی پریس کا احساس رکھنے والا کوئی احمدی اس طریق کو اختیار نہیں کر سکتا۔

خاکسار مینیجر "الفضل"

پرمبسوط تقریر فرمائی جس میں آپ نے اللہ تعالیٰ کی ہستی پر اقوام دنیا کی گواہی کے علاوہ موجودہ زمانہ کے نبی حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ السلام کے وجود کو پیش کیا۔

تمام لوگ آخر وقت تک جلسہ میں تقریریں سنتے رہے صاحب صدر نے مقررین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے جلسہ برخواست کیا۔ غرض مبلغین بدرک میں جتنے دن رہے ہر صبح و شام حضرت فاضل راجیکی تربیت کے متعلق ...

تو ان کی غلط فہمیاں دور ہو سکتی ہیں۔ آپ نے قرآن کریم کی آیات کی اخذ کردہ بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم پیش کر کے ایک سماں باندھ دیا۔ اس کے بعد مولوی محمد سلیم صاحب نے "امن عالم" پر مبسوط تقریر فرمائی۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ ذرائع امن کو تفصیل کیساتھ پیش کیا۔ اس کے بعد حضرت فاضل راجیکی صاحب نے "ہستی باری تعالیٰ"

جگر کی کمزوری

ہمارے ملک میں اکثر بیماریاں جگر کی خرابی سے ہوتی ہیں۔ ہمارے جگر کے جوشاندہ اور حب تقویت جگر۔ جگر کے عمل کو درست کر کے خون کو صاف کر دیتے ہیں۔ اور خون کی زیادتی کے ساتھ سستی۔ کاہلی۔ کمزوری دور ہوتی چہرہ پُر رونق ہو جاتا ہے۔ چند دن کے استعمال کے بعد آپ اپنے آپ کو نیا آدمی معلوم کریں گے۔ جوشاندہ سے اور تقویت جگر۔ پندرہ دن کی خوراک ۱۵ روپیہ صرف

ملنے کا پتہ:- دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

نارتھ ویسٹرن ریلوے

اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹروں۔ گارڈز۔ کلرکوں اور سٹور مینوں کی ضرورت ہے۔ ملٹری ریلوے یونٹس کے لئے جس میں نارتھ ویسٹرن ریلوے پر ٹریننگ کے بعد ہندوستان میں یا بیرون ہند خدمت لی جائیگی۔ ۲۔ امیدواران کیلئے ضروری ہے کہ وہ کسی منظور شدہ یونیورسٹی کے میٹریکولیشن سٹینڈرڈ یا اس کے مترادف امتحان سو کم تعلیمی اوصاف نہ رکھتے ہوں۔ اور اُن کی عمر ۲۴ سال سے زیادہ یا ۱۷½ سال سے کم نہ ہو۔

تنخواہ اور الاؤنس حسب ذیل ہے۔

قسم	زمانہ ٹریننگ کا الاؤنس	ٹریننگ کے بعد تنخواہ: ہندوستان میں	ٹریننگ کے بعد تنخواہ: بیرون ہند	عرصہ ٹریننگ
اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر	۴۶—۰—۰	۵۸—۱۰—۰	۶۸—۱۰—۰	چار ماہ
گارڈ	۴۶—۰—۰	۵۸—۱۰—۰	۶۸—۱۰—۰	ایک ماہ
کلرک	۴۹—۰—۰	۶۳—۱۰—۰	۷۳—۱۰—۰	دو ماہ
سٹورمین	۴۹—۰—۰	۶۳—۱۰—۰	۷۳—۱۰—۰	دو ماہ

ٹریننگ کے بعد راشن اور یونیفارم فری ہوگا۔ اور یونٹس میں شامل ہونے کے بعد اعلیٰ گریڈز میں ترقی کا بھی امکان ہے۔ تمام درخواستیں جن میں تعلیمی اوصاف اور سابقہ تجربہ کا تفصیلاً ذکر ہو۔ اس پتہ پر آنی چاہئیں۔

ڈپٹی جنرل منیجر (ریکروٹنگ) نارتھ ویسٹرن ریلوے ہیڈ کوارٹرز۔ لاہور

MACLIGHT

بلیک آوٹ کے لئے

NIGHT LAMP

اے سی بجلی کے علاقہ کیلئے
نعمتِ عظمےٰ!
میک لائٹ (نائٹ لیمپ)

۹۹ فیصدی خرچ میں بچت

روزانہ تمام رات مسلسل جلانے سے تین ماہ میں صرف ایک یونٹ بجلی خرچ کرتا ہے۔ رات کو سوتے وقت اندھیرے گھُپ کی بجائے ٹھنڈی آرام دینے والی روشنی۔ بال بچوں والے گھروں کیلئے بیحد ضروری چیز۔ دیکھنے میں خوبصورت عمر میں پائیدار۔ میک لائٹ کے ہر ایک بکس میں ایک سال کی گارنٹی کا لیبل رکھا ہوتا ہے۔

اپنے شہر کے دوکاندار سے خریدیں۔

میک ورکس قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ماسکو ۲۰ جولائی۔ رُوسی فوجوں نے وارشیلوف گراڈ کو خالی کر دیا ہے یہ دریائے ڈان کے علاقہ کا ایک اہم صنعتی شہر ہے اور روسٹوف سے ۸۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ سیلیرو وسے جرمن فوجیں روسٹوف کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ اخبار "ریڈ سٹار" نے لکھا ہے کہ جنوب کی طرف دشمن کا ہر قدم ہمارے لئے خطرناک ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا ہم اُسے روک سکتے ہیں۔ پھر اس کا جواب یہ دیا ہے کہ ہاں ضرور روک سکتے ہیں۔ دریائے ڈان کے محاذ کے شمالی سرے پر مارشل ٹموشنکو کی فوجوں نے دشمن کو روک رکھا ہے بلکہ اس پر حملے کر رہی ہیں اور اب جرمن بچاؤ کی لڑائی لڑنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ رُوسی فوجوں نے انہیں کچھ پیچھے بھی دھکیل دیا ہے۔ جرمنوں نے اعلان کیا ہے کہ جھیل المن کے جنوب میں رُوسی دستے حملے کر رہے ہیں۔ کالینن کے محاذ پر جرمنوں نے کئی چھاپے مارے۔ مگر رُوسیوں نے انہیں ناکام کر دیا۔ رُوسی آب دوزیں اور ہوائی جہازوں نے بحیرہ بالٹک کو جرمن جہازوں کیلئے مخدوش بنا دیا ہے اور وہاں اب وہ اپنے جہازوں کی حفاظت کے بہت زیادہ انتظامات کر رہے ہیں۔ آٹھ ہزار ٹن وزنی ایک جرمن جہاز ناروے سے تیل لیکر فن لینڈ جا رہا تھا۔ کہ اسے غرق کر دیا گیا۔ ایک رُوسی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ گذشتہ سات روز میں ۲۱۱ جرمن طیارے برباد کر دئے گئے۔ اس کے مقابلہ میں رُوسیوں کے صرف ۱۳۰ طیارے کام آئے ✦

قاہرہ ۲۰ جولائی۔ مصر کی لڑائی کے بارہ میں ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ شمالی مورچہ پر اتحادی فوجوں نے جن چوکیوں پر قبضہ کیا تھا۔ انہیں پھر مضبوطی سے قائم ہیں۔ مرکزی مورچہ پر دشمن نے جوابی حملے کئے جن کا منہ توڑ جواب دیا گیا۔ اور اتحادی فوجیں مغرب کی طرف کچھ پیشقدمی کرنے میں کامیاب ہو گئیں۔ جنوبی علاقہ میں قنطارہ کی طرف دشمن کچھ پیچھے ہٹ گیا اور اتحادی فوجیں اس کا پیچھا کر رہی ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ دشمن ٹینکوں، توپوں اور سپاہیوں کے دستے دھڑا دھڑ میدانِ جنگ کی طرف جا رہے ہیں۔ العالمین کے علاقہ میں دشمن کسی جگہ بھی اتحادی قلعہ بندیوں کو توڑ نہیں سکا بلکہ اتحادی فوجوں نے کئی جگہ اس کی لائنوں میں شگاف کر دئے ہیں۔ آسٹریلیا کے ایک نمائندہ نے ایک بیان میں کہا کہ مصر میں اتحادی فوجیں بہت بڑھیا ہیں۔ اور انہیں اپنی فتح کا پورا یقین ہے۔ لیکن اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ مصر کی جنگ آسانی سے جیتی جا سکیگی۔ ابھی مصر کی بڑی لڑائی لڑی جانی باقی ہے ✦

لنڈن ۲۰ جولائی۔ جمعہ کے روز دشمن نے مالٹا پر کوئی حملہ نہ کیا۔ ہفتہ کو تیسرے پہر حملہ ہوا۔ مگر اس کا نتیجہ ابھی معلوم نہیں ہو سکا ✦

لنڈن ۲۰ جولائی۔ برطانی طیاروں نے کل شمالی فرانس میں بعض جرمن فوجی ٹھکانوں پر زوردار حملے کئے اور اہم شہروں کے بجلی گھروں پر بم لگتے دیکھے گئے۔ کئی جگہ آگ بھی لگ گئی ✦

چنکنگ ۲۰ جولائی۔ چینی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ چینی فوجوں نے ونچاؤ کی بندرگاہ دشمن سے واپس لے لی ہے۔ اس کے علاوہ تین اور اہم شہروں پر بھی قبضہ کر لیا گیا ہے ✦

دہلی ۲۰ جولائی۔ ایسٹرن سپلائی گروپ کانفرنس میں آسٹریلین نمائندہ نے ایک بیان میں کہا کہ جنگ کے بعد جب جاپان کو شکست ہو چکی ہوگی تو ایشیا میں لازماً ایک نیا نظام قائم ہوگا۔ آپ نے کہا۔ ہندوستان، ڈچ ایسٹ انڈیز اور ملایا، برما وغیرہ کے لوگ دوسری اقوام کے برابر درجہ رکھتے ہیں ✦

لنڈن ۱۹ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ سارے ہالینڈ میں کتوں اور بلیوں کا گوشت تک کھایا جا رہا ہے۔ اس گوشت کو انسانوں کے موافق بنانے کے لئے جرمنوں نے کئی قواعد جاری کر دئے ہیں ✦

نیویارک ۱۹ جولائی۔ نیویارک ٹائمز نے لکھا ہے کہ معتبر ذرائع سے یہ اطلاع ملی ہے کہ جرمنی اور جاپان کے معاہدہ کی ایک شق یہ بھی ہے کہ اگر جرمنی روسٹوف اور سٹالین گراڈ اور ایسے کلیدی مقامات پر قابض ہو جائے تو جاپان سائبیریا پر حملہ کر دیگا۔ مزید آزمودہ کار جاپانی فوجیں شمالی سرحد پر جمع ہو رہی ہیں۔ جزائر الیوشن میں سے بعض پر جاپانی قبضہ بھی سائبیریا پر حملہ کی ایک کڑی سمجھی جاتی ہے۔

انقرہ ۲۰ جولائی۔ ریوٹر کے خاص نامہ نگار کا بیان ہے کہ ترکی پر حملہ کا امکان موجود ہے۔ ترکی حکومت بھی حفاظتی استحکامات سے غافل نہیں۔ تمام کلیدی مقامات پر قلعہ بندیوں کو مضبوط کیا جا رہا ہے ✦

انقرہ ۲۰ جولائی۔ ترکی کے باخبر حلقوں کا بیان ہے کہ ٹرانس کاکیشیا، ترکستان اور کیوبی شیف کی تکون میں رُوس کے پاس لاکھوں ریزرو فوجیں موجود ہیں۔ اور اب جرمن فوجوں کا رخ اس طرف ہے ✦

قاہرہ ۲۰ جولائی۔ ریڈیو کے خاص نامہ نگار کا بیان ہے کہ معلوم نہیں اس وقت تل عیسیٰ کے ریلوے سٹیشن پر کس کا قبضہ ہے ✦

لنڈن ۲۰ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ جاپانیوں نے ملایا کی فیڈریشن توڑ دی ہے۔ سول حکام نے تمام انتظامی اداروں پر قبضہ کر لیا ہے اور ہر ریاست کو نامی لحاظ سے آزاد قرار دے دیا ہے۔ ہر ریاست کا ایک علیحدہ سلطان مقرر کر دیا گیا ہے۔ جو براہ راست جاپانی حکام کے ماتحت ہوگا ✦

لنڈن ۱۹ جولائی۔ آسٹریلیا کے وزیر جنگ نے اعلان کیا ہے کہ وکٹوریہ میں جنگی قیدیوں کے کیمپ میں سے تین جرمن قیدی کیمپ میں زمین دوز خندقیں کھود کر بھاگنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اس غفلت پر سات افسر معطل کر دئے گئے ✦

لنڈن ۱۹ جولائی۔ سیاسی نامہ نگاروں کا بیان ہے کہ کانگرس کے ریزولیوشن کے پیش نظر برطانی حکومت ہندوستان کے متعلق اپنی پالیسی تبدیل نہیں کرے گی ✦

دہلی ۱۹ جولائی۔ ہندوستان کے ڈیفنس ممبر سر فیروز خان صاحب نون نے کانگرس ورکنگ کمیٹی کے تازہ ریزولیوشن پر سخت نکتہ چینی کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ایسے موقعہ پر گاندھی جی کی نئی تحریک نے ان کو ان کے اصلی روپ میں ظاہر کر دیا ہے۔ اور واضح کر دیا ہے کہ وہ دغابازی سے کام لیکر ہندوستان میں ہندو راج قائم کرنا چاہتے ہیں اور ظالموں کا مقابلہ کرنیوالی اتحادی قوتوں کی پیٹھ میں چھرا گھونپ رہے ہیں۔ مسلمان مزدور اور کمیونسٹ اس تحریک کے خلاف ہیں۔ ہر سچے ہندوستانی کا فرض ہے کہ گاندھی جی کی اس تحریک کو ناکام کرے ✦

لائلپور ۱۹ جولائی۔ سر سکندر حیات خان صاحب نے یہاں ایک تقریر میں گاندھی جی کی نئی تحریک پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔ کہ اگر انگریز ہندوستان سے چلے گئے۔ تو یہاں منظم گورنمنٹ قائم نہ ہو سکے گی۔ اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ آزادی کو برقرار رکھا جا سکیگا موجودہ اختلاف کی موجودگی میں برطانیہ کس پارٹی کے ہاتھ میں حکومت دے ✦

لنڈن ۱۹ جولائی۔ برطانی جزیرہ "مین" کے ۲۷ نظر بند جاپانیوں کو واپس جاپان بھیجا جا رہا ہے۔ اور انہیں فوجی پہرہ میں ایک برطانی بندرگاہ پر اتار اگیا ✦

کراچی ۱۹ جولائی۔ سندھ گورنمنٹ نے صوبہ سے کھانڈ کی برآمد بند کر دی ہے۔ کوئی شخص دس سیر سے زیادہ کھانڈ نہیں لے جا سکتا۔ خلاف ورزی کی سزا ایک سال تک قید ہو سکتی ہے ✦

لاہور ۱۹ جولائی۔ اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ نے لکھا ہے کہ جنگ سے قبل نازی اور جاپانی ایجنٹ ہندوستان میں خفیہ طور پر پروپیگنڈا کرتے رہے ہیں اور ہمارے پاس اس امر کے ثبوت ہیں کہ گذشتہ چند ماہ میں یہاں جاپانی ففتھ کالم کام کرتا رہا ہے اور غیر ممکن نہیں کہ حروں کی شورش کی تہ میں بھی انکا ہاتھ ہو ✦

انقرہ ۱۹ جولائی۔ ۳۵ ہزار ترکی پونڈ کی مالیت کا سوتی کپڑا ہندوستان سے یہاں پہنچا ہے۔ پندرہ ملین کا مزید سامان جس میں سوتی کپڑے کے علاوہ کھالیں اور دھاگا بھی شامل ہے۔ عنقریب ہندوستان سے یہاں آ رہا ہے ✦

شملہ ۱۹ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ کانگرسی لیڈر سردار پٹیل نے سردار بلدیو سنگھ صاحب کے نام ایک خط میں ان کے اور سر سکندر حیات خان کے معاہدہ پر اظہار ناپسندیدگی کیا ہے ✦

گوجرانوالہ ۱۹ جولائی۔ سر سکندر بلدیو سنگھ پیکٹ کی مذمت کیلئے یہاں بابا کھڑک سنگھ صاحب کی طرف سے ایک کانفرنس کا انتظام کیا گیا۔ مگر لوگوں نے پنڈال میں شامیانوں کے رسّے کاٹ ڈالے۔ اور ایسی گڑبڑ کی۔ کہ پولیس نے لوگوں کو منتشر کر دیا۔ اور کانفرنس نہ ہو سکی۔ ہاتھا پائی بھی ہوئی ✦

انقرہ ۱۹ جولائی۔ ترکی کے وزیر تجارت نے ریڈیو پر ایک تقریر براڈ کاسٹ کرتے ہوئے کسانوں سے اپیل کی ہے کہ گندم پبلک کے ہاتھ فروخت کریں۔ ذخیرہ کرنے کی کوشش ہرگز نہ کریں ✦

چنکنگ ۱۹ جولائی۔ چین کے وزیر اطلاعات نے جاپانی پولیس کے ہیڈ کوارٹرز کے بیان کے حوالے سے بتایا ہے کہ اسوقت ۴ ہزار برطانی اور ہندوستانی رسالے کے امرین۔ دوسو آسٹریلین اور ۱/۲ ۲ ہزار فرانسیسی اتنک شنگھائی میں قیام پذیر ہیں ✦

ناگپور ۱۹ جولائی۔ دریائے کان ہان میں سیلاب آنے کی وجہ سے ایک گاؤں میں چار سو مکانات منہدم ہو گئے اور ۱۲۰۰ کو نقصان پہنچا اور ایک قصبہ میں پانسو میں سے تین سو جھونپڑیاں نذر آب ہو گئیں بیشمار مویشی ہلاک ہو گئے ہیں ✦

واشنگٹن ۱۹ جولائی۔ جو آٹھ نازی جاسوس امریکن ساحل پر اتر آئے تھے۔ انہیں پھانسی دینے کے سوال پر غور کیا جا رہا ہے۔ ان کے مددگاروں کی تلاشی بھی جاری ہے۔ پولیس نے تیرہ مزید جرمن اور ایک اطالوی کو گرفتار کر کے ایک جزیرہ میں نظر بند کر دیا ہے۔ دو جرمنوں نے اعتراف جرم کر لیا ہے ✦

لاہور ۱۹ جولائی۔ ایک کمیونسٹ کانفرنس کی صدارت کرتے ہوئے کمیونسٹ لیڈر سردار تیجا سنگھ سوتنتر ایم۔ ایل۔ اے نے کہا۔ کہ اب انگریز سے ہماری صلح ہو چکی ہے اور ہم برطانیہ کو جلد ہی ساٹھ لاکھ رنگروٹوں کی بھرتی دیں گے ✦

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی۔